

عدالت عظمیٰ رپوس 1997 ایس یو پی پی 3 ایس سی آر

ریاست مدھیہ پردیش اور دیگران

بنام

بھارت ہیوی الیکٹرکوز

14 اگست 1997

جے۔ ایس۔ ورماسی۔ جے اور بی۔ این۔ کرپال، جسٹس
انٹری ٹیکس:

مدھیہ پردیش استھانیا کھیتری مال کے پرویش پر کر ادھینیم، 1976- انٹری ٹیکس ایکٹ- دفعہ: (5)7- خام مال کے رجسٹرڈ ڈیلرز- مقامی علاقوں میں تیار شدہ سامان کی فروخت- یہ اعلان کرنا ضروری ہے کہ کوئی انٹری ٹیکس ادا نہیں کیا گیا ہے- انٹری ٹیکس کی عدم ادائیگی کے بارے میں اعلان کرنے میں ناکامی- انٹری ٹیکس کی چوری کا مفروضہ- آیا مفروضہ قابل تردید ہے، ہاں میں رکھا گیا ہے- انٹری ٹیکس کے دس گنا جرمانہ- ضبط شدہ یا حدود اختیار سے باہر نہیں، کیونکہ یہ متغیر ہے- بھارت کا آئین، آرٹیکلز 14, 19.

جواب دہندگان جو سیلز ٹیکس ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ڈیلر تھے، کچھ تیار شدہ سامان کی تیاری کے لیے خام مال کے طور پر مختلف اشیاء کی فروخت اور خریداری میں مصروف تھے- تیار شدہ سامان بعض اوقات مقامی علاقے کے علاوہ دوسرے علاقوں میں فروخت کیا جاتا تھا جہاں اسے لایا جاتا تھا-

انٹری ٹیکس ایکٹ، 1976، دفعہ (1)7 اور (2) کے مطابق رجسٹرڈ ڈیلروں کو کچھ شیڈول شدہ اشیاء فروخت یا خریدتے وقت، خاص طور پر یہ بتانا تھا کہ سامان متعلقہ مقامی علاقے کے سلسلے میں مقامی سامان تھا اور اس طرح کے سامان پر کوئی انٹری ٹیکس ادا نہیں کیا گیا ہے- انٹری ٹیکس ایکٹ، 1976 کی دفعہ (5)7 کے تحت اگر کوئی رجسٹرڈ ڈیلر ایسا گوشوارہ دینے میں ناکام رہتا ہے جیسا کہ دفعہ (1)7 یا (2)7 میں مذکور ہے تو یہ مفروضہ ہے کہ اس نے اس طرح فروخت ہونے والے مقامی سامان پر انٹری ٹیکس کی چوری میں سہولت فراہم کی ہے اور مذکورہ ڈیلر جرمانے کا ذمہ دار ہوگا جو قابل ادائیگی انٹری ٹیکس کی رقم کا ڈیڑھ گنا تھا- 20 اکتوبر 1982 کی شق (5) میں ایک ترمیم کے ذریعے جرمانے کو قابل ادائیگی انٹری ٹیکس سے "دس

گنا" تک بڑھا دیا گیا۔

جواب دہندگان نے مذکورہ بالا دفعات کو چیلنج کیا۔ مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے سامنے دفعہ (5) اس بنیاد پر کہ ٹیکس کی رقم سے دس گنا جرمانہ عائد کرنا ضبط کرنے کی نوعیت کا تھا اور ایکٹ تو ضیعات سے بالاتر تھا اور بھارت کا آئین کے آرٹیکل 14 اور 19 کی خلاف ورزی تھی، اور یہ کہ دفعہ (5) میں موجود مفروضہ جو ناقابل تردید تھا، بالاتر تھا کیونکہ اس نے تشخیص کرنے والے اتھارٹی کو بد نیتی یا کسی معمولی یا تکنیکی خرابی کی عدم موجودگی کی بنیاد پر جرمانے کو کم کرنے یا معاف کرنے کا کوئی اختیار نہیں دیا تھا۔

عدالت عالیہ نے رٹ پٹیشن کو منظور کیا اور کہا کہ انٹری ٹیکس کی دفعہ (5) تو ضیعات غیر موثر ہیں اور اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ مفروضہ ناقابل تردید ہے اور عدم تعمیل کے لیے جرمانے کو کم نہیں کیا جاسکتا اور اس لیے یہ ضبط کرنے کی نوعیت کا ہے۔

اس عدالت میں اپیل میں یہ دعویٰ کیا گیا کہ عدالت عالیہ کا نقطہ نظر غلط تھا، کہ ایکٹ کی اسکیم کو دیکھتے ہوئے دفعہ (5) میں موجود مفروضہ قابل تردید تھا، اور یہ کہ مذکورہ شق جرمانے کی ایک مقررہ شرح فراہم نہیں کرتی ہے سوائے اس کے کہ کم جرمانہ عائد کرنے کے لیے کوئی صوابدید نہیں ہے۔

اپیلوں کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد 1.1 ایم پی انٹری ٹیکس ایکٹ کی دفعہ (5) کا مطلب یہ سمجھا جانا چاہیے کہ اس میں موجود مفروضہ قابل تردید ہے۔ یہ رجسٹرڈ ڈیلر پر بارثبوت ڈالتا ہے تاکہ یہ ظاہر کیا جاسکے کہ دفعہ 7 کی ذیلی دفعات (1) اور (2) کے تحت گوشوارہ جمع نہ کرنا انٹری ٹیکس کی چوری کو آسان بنانے کے مقصد سے نہیں تھا۔ اگر کوئی رجسٹرڈ ڈیلر اس سلسلے میں حکام کو مطمئن کرنے سے قاصر ہے تو، اطمینان کی عدم موجودگی میں، یہ مفروضہ ہے کہ گوشوارہ جمع نہ کرنے سے انٹری ٹیکس کی چوری میں آسانی ہوئی ہے۔ دفعہ (5) کو ایک قابل تردید مفروضہ قرار دیتے ہوئے، اس میں کوئی برائی نہیں ہے۔ اس کے بعد اسے کالعدم نہیں ٹھہرایا جاسکتا جیسا کہ عدالت عالیہ نے نتیجہ اخذ کیا ہے۔ یہ اس شق کی غلط تشریح ہے جس نے عدالت عالیہ کو گمراہ کر کے اس کے برعکس نتیجہ اخذ کیا۔ (442-بی-ڈی)

سوڈھی ٹرانسپورٹ اور ایک اور وغیرہ۔ "ریاست یو۔ پی۔ اور ایک اور وغیرہ۔، (1986) 1 ایس سی

آر 939، پرائنحصار کیا۔

1.2. دفعہ (5) میں مقرر کردہ انٹری ٹیکس کی رقم کا دس گنا جرمانہ صرف زیادہ سے زیادہ رقم ہے جو عائد کی جاسکتی ہے اور تشخیص کرنے والے اتھارٹی کے پاس ہر معاملے کے حقائق اور حالات کے لحاظ سے کم رقم

عائد کرنے کا صوابدید ہے۔ دفعہ (5)7 کو ضبطی نہیں سمجھا جاسکتا۔ عدالت عالیہ کے اس فیصلے کو برقرار نہیں رکھا جاسکتا کہ دفعہ (5)7 الٹرا وائرس ہے۔ (442-جی-ایچ)

1.3 عدالت عالیہ کا فیصلہ اور کیے گئے جائزے، اگر کوئی ہوں، کو خارج کر دیا جاتا ہے۔ تشخیص کرنے والی اتھارٹی اب نئے سرے سے جرمانے کی رقم کا تعین کرے گی، اگر کوئی ہو، جو انٹری ٹیکس ایکٹ کی دفعہ (5)7 کے تحت عائد کی جانی ہے۔ اس طرح کا تعین تب ہی ہوگا جب جواب دہندگان کو نوٹس اور سماعت کا معقول موقع فراہم کیا جائے۔ (443-اے-بی)

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 198 آف 1996 وغیرہ۔

مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کی طرف سے ایم پی نمبر 696 آف 1993 کے مورخہ 23.2.95 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے جی۔ ایل۔ سنگھی، ستیش۔ کے۔ اگنیہوتری، سائیکس کمار اور محترمہ مدھور دادلانی۔

جواب دہندگان کے لیے شانتی بھوشن، بی۔ سین اور سولی جے سورابجی، جے۔ بی دادا پنچھی، ایس۔ سکومارن، وویک گبھیہ، انپ پتے، نیرج شرما اور پرکاش شریواستو۔
عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

کرپال، جسٹس : قانون کا مشترکہ سوال جو خصوصی اجازت کے ذریعے ان اپیلوں میں پیدا ہوتا ہے، قانون کی دفعہ (5)7 کے جواز سے متعلق ہے۔ مدھیہ پردیش اسٹھانیا کھیتر میں مل کے پروڈیشن پر کر ادھینیم، 1976 (اس کے بعد سہولت کی خاطر، "انٹری ٹیکس ایکٹ" کہا گیا ہے۔ مدعا علیہ کی طرف سے مدھیہ پردیش عدالت عالیہ میں اس شق کو کامیابی سے چیلنج کرنے کے بعد ریاست مدھیہ پردیش نے موجودہ اپیلیں دائر کی ہیں۔

حقائق، جو مسئلے کے نکتے کا فیصلہ کرنے کے لیے متعلقہ ہیں، ایک بہت ہی تنگ کمپاس کے اندر ہوتے ہیں۔ جواب دہندگان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ خام مال کے طور پر مختلف اشیاء کی فروخت اور خریداری میں مصروف ہیں جن میں سے کچھ کو مقامی علاقوں میں لایا جاتا ہے۔ وہ تیار شدہ سامان تیار کرتے ہیں جو مقامی علاقوں میں فروخت ہوتے ہیں جہاں وہ تیار کیے جاتے ہیں اور بعد میں مقامی علاقے سے باہر فروخت کیے جاتے ہیں۔ جواب دہندگان مرکزی اور ریاستی سیلز ٹیکس ایکٹ دونوں کے تحت رجسٹرڈ ڈیلر ہیں اور یہ اس ایکٹ کی توضیحات ہیں جو انٹری ٹیکس تخمینہ کاری اور وصولی کے لیے لاگو ہوتی ہیں۔

انٹری ٹیکس ایکٹ مقامی علاقے میں کھپت، استعمال یا فروخت کے لیے لائے جانے والے سامان پر ٹیکس عائد کرنے کے مقصد سے نافذ کیا گیا تھا۔ دفعہ 3 چارجنگ دفعہ ہے اور ذیلی دفعہ (1) (اے) اور (بی) جو متعلقہ ہیں وہ درج ذیل ہیں:

3. ٹیکس کا واقعہ - (1) انٹری ٹیکس عائد کیا جائے گا۔

(a) گوشوارہ II میں مذکور سامان کے ڈیلر کے کاروبار کے دوران ہر مقامی علاقے میں کھپت، استعمال یا فروخت کے لیے داخل ہونے پر؛ اور

(b) گوشوارہ III میں مذکور سامان کے ڈیلر کے کاروبار کے دوران، ہر مقامی علاقے میں اس طرح کے سامان (خام مال یا اتفاقی سامان) کے استعمال یا استعمال کے لیے یا پیکنگ مواد کے طور پر یا کام کے معاہدوں پر عمل درآمد کے لیے داخل ہونے پر لیکن اس میں فروخت کے لیے نہیں۔

اور ایسا ٹیکس سیلز ٹیکس ایکٹ کے تحت ٹیکس کے ذمہ دار ہر ڈیلر کے ذریعے ادا کیا جائے گا جس نے اس طرح کے سامان کے داخلے کو متاثر کیا ہے:

بشرطیکہ اس ذیلی دفعہ کے تحت کوئی ٹیکس عائد نہیں کیا جائے گا:

----- (i)

----- (ii)

----- (iii)

----- (iv)

----- (v)

انٹری ٹیکس ایکٹ کے دفعہ 7 کی ذیلی دفعات (1)، (2) اور (5)، جو اس مسئلے میں تنازعہ کے تعین کے لیے متعلقہ ہیں، جیسا کہ وقتاً فوقتاً ترمیم کی جاتی ہے، مندرجہ ذیل ہیں:

7. رجسٹرڈ ڈیلرز بل وغیرہ جاری کرنے کے لیے یہ کہتے ہوئے کہ فروخت شدہ سامان مقامی

سامان ہیں۔

(1) ہر رجسٹرڈ ڈیلر جو اپنے کاروبار کے دوران، مینوفیکچررز، مقامی علاقے میں گوشوارہ II میں مذکور

کسی بھی سامان کو اس انداز میں تیار یا بڑھاتا ہے کہ سامان اس مقامی علاقے کے سلسلے میں مقامی سامان بن جائے، اس طرح کے مقامی سامان کی کسی دوسرے رجسٹرڈ ڈیلر کو فروخت پر، اسے ایک بل، انوائس یا نقد میمو

جاری کرے گا جس میں خاص طور پر اس انداز میں کہا جائے گا جو مقرر کیا جائے، کہ فروخت کیا جانے والا

سامان ایسے مقامی علاقے کے سلسلے میں مقامی سامان ہے اور اس طرح کے سامان پر کوئی انٹری ٹیکس ادا نہیں کیا گیا ہے۔

(2) جہاں ذیلی دفعہ (1) میں مذکور سامان ان کے کاروبار کے دوران رجسٹرڈ ڈیلروں کی زنجیر کے ذریعے خریدا اور فروخت کیا جاتا ہے، فروخت کرنے والا رجسٹرڈ ڈیلر ایک بل یا انوائس یا نقد میموجاری کرے گا، جس میں ذیلی دفعہ (1) میں مذکور گوشوارہ ہو۔

بشرطیکہ جہاں سامان کسی رجسٹرڈ ڈیلر کے ذریعے خریدا جاتا ہے جو اس مقامی علاقے کے علاوہ کسی اور مقامی علاقے میں اس طرح کے سامان کے داخلے کو متاثر کرتا ہے جس کے سلسلے میں وہ سامان مقامی سامان ہے، اس کے لیے ذیلی دفعہ (1) میں مذکور گوشوارہ دینا ضروری نہیں ہوگا۔

(3).....

(4).....

(5) جہاں ذیلی دفعہ (1) یا ذیلی دفعہ (2) میں مذکور کسی رجسٹرڈ ڈیلر نے اپنے کاروبار کے دوران مقامی سامان دوسرے رجسٹرڈ ڈیلروں کو فروخت کیا ہو اور ذیلی دفعہ (...)(1) میں مذکور گوشوارہ دینے میں ناکام رہا ہو، تو یہ فرض کیا جائے گا کہ اس نے اس طرح فروخت ہونے والے مقامی سامان میں انٹری ٹیکس کی چوری میں سہولت فراہم کی ہے اور اس کے مطابق وہ ایسے سامان پر قابل ادائیگی انٹری ٹیکس کی رقم کے برابر (دس گنا) جرمانہ ادا کرنے کا ذمہ دار ہوگا گویا وہ مقامی اصل کا سامان نہ ہو۔

20 اکتوبر 1982 کو اس ترمیم سے پہلے، جرمانہ جو دفعہ 7 کی ذیلی دفعہ (5) کے ذریعے فراہم کیا گیا تھا، سامان پر قابل ادائیگی انٹری ٹیکس کی رقم کا صرف ڈیڑھ گنا تھا۔ جرمانے میں اضافے کے ساتھ، دفعہ 7 کی ذیلی دفعہ (5) میں ترمیم کے نتیجے میں، مدعا علیہان نے مدھیہ پردیش عدالت عالیہ میں مذکورہ شق کے جواز کو چیلنج کرتے ہوئے رٹ درخواستیں دائر کیں۔

عدالت عالیہ کے سامنے مدعا علیہان کی جانب سے چیلنج جس بنیادی بنیاد پر مبنی تھا، وہ یہ تھی کہ ٹیکس کی رقم سے دس گنا جرمانہ عائد کرنا ضبط کرنے کی نوعیت کا تھا اور یہ ایکٹ توضیحات سے بالاتر تھا اور بھارت کا آئین کے آرٹیکل 14 اور 19 کی بھی خلاف ورزی تھی۔ جواب دہندگان کی یہ دلیل تھی کہ دفعہ 7 کی ذیلی دفعہ (5) میں موجود مفروضہ، جسے تردید کے قابل نہیں سمجھا گیا تھا، بے اختیار تھا کیونکہ اس نے تشخیص کرنے والے اتھارٹی کو بد نیتی یا معمولی یا تکنیکی خرابی کی عدم موجودگی کی بنیاد پر جرمانے کو کم کرنے یا معاف کرنے کا کوئی اختیار نہیں دیا تھا۔

عدالت عالیہ نے انٹری ٹیکس ایکٹ کی دفعہ (5)7 کا مطلب یہ سمجھا کہ اس میں موجود مفروضہ قابل تردید نہیں تھا اور دوسرا یہ کہ عدم تعمیل کے لیے جو جرمانہ عائد کیا جاسکتا تھا وہ ٹیکس کی رقم کا دس گنا تھا جسے کم نہیں کیا جاسکتا تھا اور اس لیے یہ ضبط شدہ نوعیت کا تھا۔ نتیجتاً عدالت عالیہ اس نتیجے پر پہنچی کہ انٹری ٹیکس ایکٹ کی دفعہ (5)7 توضیحات اقتدار سے باہر ہیں۔

اپیل گزاروں کی جانب سے فاضل وکیل مسٹر جی ایل سنگھی کی جانب سے یہ پیش کیا گیا ہے کہ عدالت عالیہ نے اس نتیجے پر پہنچنے میں غلطی کی کہ دفعہ (5)7 اقتدار سے باہر تھی۔ انہوں نے عدالت عالیہ کے فیصلے میں ایک مشاہدے کی طرف ہماری توجہ مبذول کرائی جس سے ایسا لگتا ہے کہ ایڈوکیٹ جنرل نے یہاں اپیل گزاروں کی جانب سے پیش ہوتے ہوئے کہا تھا کہ دفعہ (5)7 کو پڑھا جانا چاہیے۔ عدالت عالیہ نے مشاہدہ کیا تھا کہ یہ ممکن نہیں ہے اور ایکٹ کی اسکیم حکام کو جرمانے کو کم کرنے کا دائرہ اختیار نہیں دیتی ہے۔ مسٹر سنگھی نے دعویٰ کیا کہ عدالت عالیہ کا یہ نقطہ نظر غلط تھا اور انہوں نے کہا کہ مجموعی طور پر ایکٹ کی اسکیم اور خاص طور پر دفعہ 7 کو دیکھتے ہوئے وہ تسلیم کریں گے کہ دفعہ 7 کی ذیلی دفعہ (5) میں اٹھایا گیا مفروضہ قابل تردید تھا اور دوسری بات یہ کہ مذکورہ شق جرمانے کی مقررہ شرح فراہم نہیں کرتی تھی۔

ہمیں اس دلیل میں میرٹ ملتا ہے۔ دفعہ 3 کے مطابق ریاست سے باہر سے درآمد شدہ سامان جو کسی بھی مقامی علاقے میں داخل ہوتا ہے اور اس میں استعمال، استعمال اور فروخت کے لیے فروخت کیا جاتا ہے، اگر وہ گوشوارہ II میں مذکور زمروں سے تعلق رکھتے ہیں تو انٹری ٹیکس ادا کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ اس طرح جو سامان مقامی علاقے میں تیار کیا جاتا ہے وہ تب ہی ٹیکس کے قابل ہوتا ہے جب وہ پہلے اس کے اصل مقامی علاقے کے علاوہ کسی مقامی علاقے میں داخل ہوتا ہے۔ یہ کسی بھی مقامی علاقے میں تیار کردہ سامان کا سراغ لگانے اور اس بات کو یقینی بنانے کے لیے ہے کہ سامان دوسرے مقامی علاقے میں ان کے بعد کے داخلے پر ٹیکس سے بچ نہ سکے کہ کچھ چیک اور کاؤنٹر چیک فراہم کیے گئے ہیں اور اس سلسلے میں دفعہ 7 میں رجسٹرڈ ڈیلر کی ضرورت شامل ہے جو اس حصے میں مذکور گوشوارہ دینے کے لیے سامان فروخت کرتا ہے۔ دفعہ 7 کے تحت پیش کیے جانے والے گوشوارہ کا بنیادی مقصد غیر مقامی سامان کو مقامی سامان سے الگ کرنا ہے۔ اس کی کئی اچھی وجوہات ہو سکتی ہیں کہ ایک رجسٹرڈ ڈیلر دفعہ 7 کی ذیلی دفعہ (1) اور ذیلی دفعہ (2) کے ذریعے اس کے ذریعے پیش کیے جانے کے لیے مطلوبہ گوشوارہ دینے میں ناکام رہا ہو۔ ہماری رائے میں یہ مقننہ کا ارادہ نہیں ہو سکتا کہ کسی اچھی اور درست وجہ سے گوشوارہ کو حادثاتی طور پر خارج کرنا یا پیش نہ کرنا لازمی طور پر اس مفروضے کا باعث بنے کہ رجسٹرڈ ڈیلر کا ارادہ انٹری ٹیکس کی چوری کو آسان بنانے کا تھا۔ مسٹر سنگھی نے صحیح طور

پر ہماری توجہ کسی حد تک اسی طرح کی شق کی طرف مبذول کرائی جو یو پی سیلز ٹیکس ایکٹ 1948 کی دفعہ 28 بی میں موجود تھی۔ مذکورہ دفعہ ریاست کے بذریعہ سڑک کے بذریعہ سامان کی نقل و حمل اور ٹرانزٹ پاس کے معاملے سے متعلق ہے۔ مذکورہ حصہ اس طرح ہے:

28"بی۔ ریاست کے بذریعہ سڑک کے بذریعہ سامان کی منتقلی اور ٹرانزٹ پاس جاری کرنا جب ریاست سے باہر کسی جگہ سے آنے والی اور ریاست سے باہر کسی دوسری جگہ جانے والی گاڑی ریاست سے گزرتی ہے تو ایسی گاڑی کا ڈرائیور یا دوسرا انچارج شخص ریاست میں داخل ہونے کے بعد پہلی چیک پوسٹ یا رکاوٹ کے انچارج افسر سے مقررہ طریقے سے ٹرانزٹ پاس حاصل کرے گا اور اسے ریاست سے موجود ہونے سے پہلے چیک پوسٹ یا رکاوٹ کے انچارج افسر کو پہنچائے گا، جس میں ناکام ہونے پر یہ فرض کیا جائے گا کہ اس طرح لے جانے والا سامان گاڑی کے مالک یا انچارج شخص نے ریاست کے اندر فروخت کیا ہے۔

"اس بات کا تعین کرنے کے لیے کہ آیا مذکورہ بالا الفاظ "دفعہ 28 بی میں پائے جانے والے قابل تردید تھے یا نہیں، سوڈھی ٹرانسپورٹ اور دیگر وغیرہ بنام یو۔ پی کی ریاست اور وغیرہ۔ وغیرہ، (1986) 1 ایس سی آر 939، میں یہ عدالت جس میں بھارتیہ ایویڈنس ایکٹ کے دفعہ 1 کا حوالہ دیا گیا ہے اور پھر صفحہ 953 پر اس کا مشاہدہ کیا گیا ہے:

..... 'یہ الفاظ، یعنی 'قبل از وقت' ایک صدی سے زیادہ عرصے سے بھارتیہ عدالتی روایت میں یہ بتانے کے لیے استعمال کیے جا رہے ہیں کہ وہ ان معاملات کے حوالے سے قابل تردید مفروضہ پیش کرتے ہیں جن کے حوالے سے وہ استعمال کیے جاتے ہیں اور ہمیں توقع کرنی چاہیے کہ یو پی مقننہ نے بھی انہیں اسی معنی میں استعمال کیا ہے جس میں بھارتیہ عدالتیں نے انہیں طویل عرصے سے سمجھا ہے نہ کہ ایک حتمی ثبوت پیش کرنے کے طور پر۔ درحقیقت یہ مفروضہ بھارتیہ ایویڈنس ایکٹ کے لیے مخصوص نہیں ہیں۔ وہ عام طور پر اس وقت استعمال ہوتے ہیں جب عدالتی عمل کے ذریعے حقائق کا پتہ لگایا جائے۔"

ہماری رائے میں مسٹر سنگھی کا یہ کہنا درست ہے کہ دفعہ 7 کو ایک قابل تردید مفروضہ کے طور پر پڑھا جانا چاہیے۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ یہ رجسٹرڈ ڈیلر کے لیے کھلا ہوگا کہ وہ متعلقہ حکام کو مطمئن کرے کہ دفعہ 7 کی ذیلی دفعات (1) اور (2) کے تحت گوشوارہ جمع نہ کرنا انٹری ٹیکس کی چوری کو آسان بنانے کے ارادے سے نہیں تھا۔ دوسرے لفظوں میں۔ دفعہ 7 کی ذیلی دفعہ (5) رجسٹرڈ ڈیلر پر بار ثبوت ڈالتی ہے تاکہ یہ ظاہر کیا جاسکے کہ دفعہ 7 کی ذیلی دفعہ (1) اور (2) کے تحت جمع نہ کرنا یا گوشوارہ داخلہ ٹیکس کی چوری کو آسان بنانے

کے مقصد سے نہیں تھا۔ اگر کوئی رجسٹرڈ ڈیلر اس سلسلے میں حکام کو مطمئن کرنے سے قاصر ہے تو، اطمینان کی عدم موجودگی میں، مفروضہ یہ ہے کہ گوشوارہ جمع نہ کرنے سے انٹری ٹیکس کی چوری میں آسانی ہوئی ہے۔ دفعہ (5) 7 کو ایک قابل تردید مفروضہ قرار دیتے ہوئے، اس میں کوئی برائی نہیں ہے۔ اس کے بعد اسے کالعدم نہیں ٹھہرایا جاسکتا جیسا کہ عدالت عالیہ نے نتیجہ اخذ کیا ہے۔ یہ اس شق کی غلط تشریح ہے جس نے عدالت عالیہ کو گمراہ کر کے اس کے برعکس نتیجہ اخذ کیا۔

ہمارے لیے یہ فیصلہ کرنا ضروری نہیں ہے کہ آیا انٹری ٹیکس کی رقم کے دس گنا کے برابر جرمانہ عائد کرنے کا التزام ضبطی ہوگا اور اس لیے، الٹرا ویرس ہوگا کیونکہ مسٹر سنگھی نے منصفانہ طور پر کہا کہ ریاست اسے زیادہ سے زیادہ حد کے طور پر سمجھتی ہے نہ کہ جرمانے کی مقررہ رقم کے طور پر جس میں کم جرمانہ عائد کرنے کے لیے کوئی صوابدید نہیں ہے۔ ریاست کا یہ موقف خود تسلیم کرتا ہے کہ جب بھی دفعہ (5) 7 تو ضیعات کو راغب کیا جائے تو تشخیص کرنے والے حکام انٹری ٹیکس کی رقم کے دس گنا کے برابر مقررہ جرمانہ عائد کرنے کے پابند نہیں ہیں۔ ہر معاملے کے حقائق کے مطابق تشخیص کرنے والے اتھارٹی کو یہ فیصلہ کرنا ہوتا ہے کہ جرمانے کی معقول رقم کتنی ہوگی، زیادہ سے زیادہ انٹری ٹیکس کی رقم کا دس گنا۔ اس طرح، دفعہ 7 کی ذیلی دفعہ (5) کو ضبطی نہیں سمجھا جاسکتا۔ نچنٹا، یہ دفعہ (5) 7 کو حدود اختیار سے باہر قرار دینے کی بنیاد بھی نہیں ہو سکتی۔

مذکورہ بالا سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ دفعہ (5) 7 کا مطلب یہ ہونا چاہیے کہ اس میں موجود مفروضہ قابل تردید ہے اور دوسرا، اس میں مقرر کردہ انٹری ٹیکس کی رقم کا دس گنا جرمانہ صرف زیادہ سے زیادہ رقم ہے جو عائد کی جاسکتی ہے اور تشخیص کرنے والے اتھارٹی کو ہر معاملے کے حقائق اور حالات کے لحاظ سے کم رقم وصول کرنے کا صوابدید حاصل ہے۔ دفعہ (5) 7 کو اس طریقے سے تشکیل دیتے ہوئے عدالت عالیہ کے اس فیصلے کو برقرار نہیں رکھا جاسکتا کہ دفعہ (5) 7 الٹرا ویرس ہے۔

مذکورہ بالا وجوہات کی بناء پر ان ایپلوں کی اجازت ہے۔ عدالت عالیہ کے فیصلے اور تشخیص، اگر کوئی ہو، کو ایک طرف رکھ دیا جاتا ہے، تو تخمینہ کاری والے حکام اب نئے سرے سے جرمانے کی رقم کا تعین کرے گا، اگر کوئی ہو، جو انٹری ٹیکس ایکٹ کی دفعہ (5) 7 کے تحت عائد کی جانی ہے۔ اس طرح کا تعین تب ہی ہوگا جب جواب دہندگان کو نوٹس اور سماعت کا معقول موقع فراہم کیا جائے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہوگا۔

وی۔ ایم۔

ایپلوں منظور کی جاتی ہے۔